رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں شاکر —— یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۶ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش | ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ | ۵ جون ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ احسان ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج نو بجے صبح کی حسب ذیل ڈاکٹری رپورٹ ملی ہے:۔ حضور کی بیماری کے متعلق جو رپورٹیں گزشتہ دنوں میں الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان سے یہ پایا جاتا ہے کہ حضور کی طبیعت بتدریج صحت کی طرف آرہی ہے۔ یہ سب کچھ ان علامات کی بنا پر تھا۔ جو کہ سینہ اور جگر وغیرہ میں پائی جاتی رہی ہیں۔ اور امید تھی۔ کہ چند دنوں تک بخار بھی ہٹ جائے گا۔ لیکن پرسوں جبکہ پہلے تمام دنوں کی نسبت بخار کم رہا یعنے درجہ حرارت زیادہ سے زیادہ ۵ء۹۹ تک آگیا۔ اس کے مقابل پر کل صبح کا ٹمپریچر نارمل سے اوپر رہا۔ حالانکہ گزشتہ تین روز میں نارمل آجایا کرتا تھا۔ پھر کل دوپہر کو ۱۰۱ درجہ تک اور شام کو ۸ء۱۰۱ تک پہنچ گیا۔ اور بخار کی وجہ سے رات بھر بے چینی رہی۔ آج صبح ساڑھے پانچ بجے درجہ حرارت ۵ء۹۹ تھا۔ رات کو کھانسی صرف ایک دفعہ اُٹھی۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ جہاں کھانسی نمایاں طور پر کم ہوگئی۔ بخار میں زیادتی ہوگئی ہے۔ اسی قدر ...

روزنامہ الفضل قادیان —— ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ

گوروصاحبان کے خلاف بعض سکھوں کا طرزِ عمل

سکھوں کے ہندو بنانے کے لئے ہندوؤں نے جو پروپاگنڈا شروع کیا تھا۔ وہ بہت حد تک کامیاب ہو رہا تھا۔ اور ہندو اپنے ڈھب کے بعض سکھ تلاش کرنے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ جو ہندوؤں کے نظریہ کی بڑے زور سے تائید کر رہے تھے۔ کہ سکھ لیڈروں کو ہوش آگیا اور انہوں نے اس تحریک کی پُر زور مخالفت شروع کردی۔ شرومنی پربندھک کمیٹی نے اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پاس کردیا۔ سردار بلدیو سنگھ صاحب وزیر پنجاب نے اس کی تردید میں بیان شائع کیا۔ اسی طرح دوسرے سکھ لیڈر اور اخبارات نے اس تحریک کی مخالفت میں آواز اُٹھائی اس ضمن میں معزز سکھ معاصر "سوجی" نے بھی ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کے متعلق کچھ عرض کرنا ضروری ہے۔ معاصر موصوف لکھتا ہے کہ

"گوروگرنتھ صاحب میں اگر رام اور کرشن وغیرہ کے نام آتے ہیں۔ تو اس میں اللہ خدا وغیرہ نام اور مسلمانوں کی شریعت کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اور یہ سب باتیں دلیل ہیں اس بات کی کہ ہمارے ست گورو تعصب سے کوسوں دور تھے۔ اور رواداری کا اصول ان کے نصب العین میں شامل تھا گویا اس حقیقت سے واقف تھے۔ کہ جیسے ہمارے سینہ کے بڑے دھرم ہندو دربار صاحب امرتسر کی بنیاد رکھی گئی۔ تو پہلی اینٹ رکھنے والے نیک انسان ایک مسلمان صوفی تھے جن کا نام نامی حضرت میاں میر تھا۔ کرتار پور میں جب شیشم ست گورو جی نے گوردوارہ کی عمارت تعمیر کرائی۔ تو اس کے عقب میں ایک خوبصورت مسجد بھی بنوائی"۔

سکھ ازم کے بانی کو ہم اولیاء اللہ میں سے مانتے ہیں اور سکھ گوروصاحبان کے ساتھ مسلمان ہمیشہ اچھا سلوک کرتے رہے اور مصیبت کے وقت میں ان کی امداد کرتے رہے۔ اور ان پر جو تکالیف آئیں۔ ان میں اکثر ہندو عمال کا ہاتھ تھا۔ سکھوں کو بھی مسلمانوں کے ساتھ ویسے ہی مخلصانہ تعلقات رکھنے چاہئیں۔ اور مسلمانوں کے ساتھ اپنے گوروصاحبان کی طرح ہی رواداری سے کام لینا چاہیئے۔ یہ کیا عجیب بات ہے۔ کہ گورو صاحبان تو وہ یہ کرتے ہیں۔ کہ ان کے گوروصاحبان گوردواروں کے ساتھ خود مساجد تعمیر کرا دیتے تھے۔ اور عمل یہ ہے۔ کہ جہاں ان کا بس چلے غریب مسلمانوں کو اپنے گوردواروں سے بہت فاصلہ پر تعمیر کردہ مساجد میں بھی اذان تک کا نام بلند کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ قصور اب خود قرآن سے ایک نئی طرز کی واقعہ جنگ میں سکھوں کی عدم رواداری کی مثالیں سالہا سال سے دیکھنے میں آرہی ہیں۔ اور تازہ خبر یہ ہے۔ کہ بعض سکھ نوجوانوں نے ایک مسلمان کو پکڑ کر محض اس جرم میں بُری طرح زدوکوب کیا۔ کہ اس گاؤں کے مسلمانوں کی طرف سے اذان کا حق حاصل کرنے کی جو کوششیں ہو رہی تھیں۔ وہ ان میں نمایاں حصہ لیتا تھا۔ چنانچہ اس کی دونوں ٹانگیں توڑ دی گئیں۔ اس کی آنکھوں میں برچھیاں ماری گئیں۔ اور سر کلہاڑیوں کی ضربات سے پھوڑ دیا گیا۔

سکھ راہ نماؤں کا فرض ہے۔ کہ عوام کو گوروصاحبان کے طریقِ عمل پر چلنے کی تلقین کریں۔ اور انہیں بتائیں۔ کہ حضرت باوا نانک جو خود اذان دیا کرتے تھے۔ اور جو شخص کسی دوسرے کو بھی اذان نہیں دینے دیتا۔ وہ ان کا پیرو ہونے کا دعوےٰ کس طرح کرسکتا ہے۔

احرار کی طرف سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی ایک اور کوشش

کچھ عرصہ ہوا "الفضل" کے کالموں میں احرار کی مسلمانوں میں تفرقہ انگیزی کا ذکر کیا گیا۔ تو معاصر "احسان" نے لکھا تھا کہ اب کہ احرار عام مسلمانوں کے ساتھ سیاسی خیالات میں متفق ہوگئے ہیں۔ اور پاکستان کو اپنا نصب العین قرار دے چکے ہیں۔ ان کی مخالفت نہیں ہونی چاہیئے۔ اگرچہ ہم نے اسی وقت معاصر موصوف پر یہ واضح کر دیا تھا۔ کہ اس قسم کا خیال محض اس کی خوش فہمی ہے۔ مگر اب خود اسے بھی ہمارے خیال کی صحت کے اعلان پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ ۳۰ مئی کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ "جبکہ ہندوستان کے دس کروڑ مسلمان اپنے لئے پاکستان کا نصب العین مقرر کرچکے ہیں۔ اور برادران وطن کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کہ مسلمان کی یہ منزل اب کسی قیمت پر دور نہیں رہ سکتی۔ مجلس احرار نے حکومت الٰہیہ کا فیصلہ کرکے کشت وتشویش کا ایک نیا باب کھولنے کی کوشش کی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ حکومتِ الٰہیہ کا نام بے حد کشش انگیز ہے۔ اور کون مسلمان ہوگا۔ جو اس نام کو سُن کر اپنے سینے میں حرارت محسوس نہیں کریگا لیکن مجلس احرار نے یہ فیصلہ فضا کو سازگار کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کے نصب العین کو پھر ایک بار شک وشبہ کے رستہ پر ڈالنے کے لئے کیا ہے ..... گویا مسلمانوں کے اُٹھے ہوئے قدم ایک بار پھر رک جائیں۔ اور مسلمان دانتوں تلے انگلی دبا کر سوچیں۔ کہ وہ کہیں غلط رستے پر تو نہیں جا رہا"۔

واقعہ یہی ہے۔ جو معاصر احسان نے بیان کیا احرار نے یہ تحریک اسی لئے اٹھائی ہے۔ کہ مسلمانوں کے متحدہ محاذ میں ایک شگاف پیدا کیا جائے۔ اور سادہ لوح مسلمانوں کو اس محاذ سے الگ کرنے کے لئے اس تحریک کو ایک جاذب نام دے دیا ہے۔ ورنہ احرار کو دُنیا میں حکومت الٰہیہ کے قیام سے کہاں کی مناسبت ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جسے ہر شخص بڑی اچھی طرح سمجھ سکتا ہے۔ اور ان لوگوں کی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"میں سمجھتا ہوں۔ کہ قادیان میں ہی اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنی آبادی ہوگئی ہے۔ کہ اگر وہ غرباء کا حق اپنے غلہ میں سے صحیح نسبت سے نکالیں۔ تو آدھی ضرورت قادیان والے ہی پوری کرسکتے ہیں۔ باقی آدھی ضرورت بیرونی جماعتیں بڑی آسانی سے پوری کرسکتی ہیں۔"

قادیان کے جن احباب نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ یا پورے طور پر حصہ نہیں لیا۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ اس طرف توجہ فرمائیں اور ثواب حاصل کریں

خاکسار محمد عبداللہ اعجاز پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق رپورٹ میں غلطی

الفضل مورخہ ۳ جون ۱۹۴۳ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیماری کے متعلق جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں کچھ غلطی ہوگئی ہے ڈاکٹر عبدالحق صاحب نے بائیں طرف کے ایکسرے کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ یہ صاف ہوچکا ہے۔ لیکن دائیں طرف کے نچلے حصہ کے متعلق انہوں نے کہا تھا۔ کہ اس میں کسی قدر خراش اب بھی ہے۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب جنہوں نے صبح کے وقت دیکھا تھا۔ ان کی رائے تھی کہ صبح تک بائیں طرف سے ایکس بھی یقیناً آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ گو دو بجے جس وقت ڈاکٹر عبدالحق صاحب تشریف لائے ہیں۔ ان کے نزدیک بھی بائیں پھیپھڑے کا ایکس صبح سے اس وقت تک حیرت انگیز طور پر صاف ہوچکا تھا۔ لیکن ان کے نزدیک کوئی کوئی بلغم کی آواز ابھی وہاں سے سنائی دیتی تھی۔ دائیں پھیپھڑے کے متعلق میر صاحب کی رائے تھی۔ کہ ابھی تک پوری طرح صاف نہیں ہوا۔ بلکہ پرسوں کی نسبت کل اس کے نچلے حصہ میں بیماری کی کسی قدر زیادتی ہوگئی ہے۔

سیکرٹریان امور عامہ توجہ کریں

سال ۴۳-۱۹۴۲ء صدر انجمن احمدیہ قادیان از یکم مئی ۱۹۴۲ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء ختم ہوچکا ہے صدران جماعت ہائے و سیکرٹری امور عامہ اس سال کی رپورٹ کارگزاری ۳۰-۶-۴۳ تک بھجوا دیا جب تک جماعتوں کی طرف سے مطلوبہ رپورٹیں نہ آئیں گی۔ نظارت اپنی رپورٹ تیار نہ کر سکے گی۔ سو سیکرٹریان امور عامہ اپنے فرض منصبی کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر امور عامہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ گھٹنے کے درد سے بیمار ہیں (۲) بیٹی خلیل الرحمن صاحب دارالرحمت کا بچہ نعیم الرحمن بخار میں مبتلا ہے (۳) عبدالمنان صاحب قادیان بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں (۴) محمد انور خان صاحب ہٹری کا کیک ۲۰ روز سے بیمار ہیں (۵) جی۔ ایم بٹ صاحب۔ اور ان کی اہلیہ سالی سینی ٹوریم میں بیمار ہیں۔ (۶) محمد بخش صاحب ایم اے بی ٹی ایم ایم ڈیرہ غازی خان بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں (۷) مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ کا بچہ عبدالواحد ایک ماہ سے بعارضہ خونی پیچش بیمار ہے۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

الٰہی سلسلوں کی ابتدائی ترقی

"الٰہی سلسلوں کا قیام کسی تشدد اور اکراہ کے باعث نہیں ہوا۔ بلکہ جب کبھی بھی کوئی نبی دنیا میں مبعوث کیا گیا۔ اس نے دنیا کی ان طاقتوں سے بالکل بے نیاز ہو کر اپنی جدوجہد کو شروع کیا۔ کوئی ظاہری ساز و سامان حکومت اور طاقت اسے میسر نہ ہوتی۔ کہ جس کے نتیجہ میں وہ اپنی کوششوں کو اپنی مرضی کے مطابق جلد تر نتیجہ خیز بنا سکتا۔ نہ صرف یہ کہ اسلام بلکہ کسی ایک مذہب اور اس کے بانی نے بھی سختی اور شدت کے ساتھ اس الٰہی پیغام کو لوگوں تک پہونچانے کی کوشش نہیں کی۔ جب کبھی بھی کسی مذہب کے ماننے والوں نے تشدد سے کام لیا۔ تو وہ محض دفاع کے طور پر تھا۔ جبکہ دشمن کی سختی ناقابل برداشت ہوگئی۔ اور وہ بھی اس وقت جبکہ دشمن کی ان سختیوں کے مقابلہ کے لئے اس قدر طاقت اور جمعیت انہیں حاصل ہوگئی۔ ورنہ ابتدا میں جبکہ نبی صرف تن تنہا ہوتا ہے تو وہ ایسا کر ہی کیوں سکتا ہے۔ چنانچہ ہر سلسلہ کی ابتدائی ترقی پیار اور محبت کے ساتھ دشمن اور مخالف کے ہر قسم کے جور اور ظلم کو برداشت کرتے ہوئے تلقین خیر اور تبلیغ حق کے ذریعہ ہی حاصل ہوئی۔ پس ہمارے سلسلہ کی ابتدائی ترقی تبلیغ سے ہی ہوتی ہے ہوتی رہی ہے۔ ہو رہی ہے اور آئندہ بھی ہوگی۔" فرمودہ خطبہ جمعہ ۱۶ اخاء ۱۳۲۲ ہش

ترقی کی خواہش سکوت انسان کی ایک آواز ہے۔ کون انسان ہے جو ایک ہی نشست پر ہمیشہ کے لئے بیٹھا رہنا پسند کرتا ہے۔ مگر کس قدر مبارک ہے وہ ترقی جو خدا تعالیٰ کے ایما اور اس کی تائیدات سے حاصل ہونی ہمارے لئے مقدر ہوچکی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ۔ لیکن اس کے لئے ہمیں بھی اپنی ہمتوں اور کوششوں کو بروئے کار لانا ضروری ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ہم اپنے حلقہ تبلیغ کو وسیع تو کرتے چلے جائیں۔ اور اس جدوجہد کو پورے استقلال اور رفتہ رفتہ ترقی کے ساتھ جاری رکھیں۔ مگر تبلیغ کرنے کے لئے اس کی باقاعدہ ٹریننگ حاصل کرنی ضروری ہے۔ چنانچہ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے دعوۃ الامیر کو بطور ٹریننگ کورس مقرر کیا ہے۔ جس کو انشاء اللہ تین سہ ماہی امتحانوں میں ختم کیا جائے گا۔ آئندہ امتحان کے لئے نصاب ص۹۹ تا ص۱۹۶ تجویز کیا گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ کثرت کے ساتھ اس سلسلہ امتحانات میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار ملک عطاء الرحمن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

نفس راضیہ ہی، رضیہ بن سکتا ہے

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

منہ سے کیا جپتا ہے "اللہ کی رضا مل جائے"	بندہ خود اُس سے ہو راضی۔ تو رضا تب مانگے
ہے حقیقت یہ دعاؤں کی تری اے کافر	وہ تو راضی بھی ہے۔ پر تو نہیں راضی اس سے

احمدی نوجوان کو حادثہ

۱۵ مئی ممتاز احمد صاحب خلف میجر حبیب اللہ خان صاحب ودلیال ضلع جہلم جو کہ ملٹری سکول ڈیرہ دون سے چھٹی پر گھر جارہے تھے۔ گاڑی سے گر گئے۔ جس سے بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیاں اور دائیں کی دو انگلیاں گاڑی کے نیچے آکر بالکل کٹ گئیں۔ ان کے دوستوں نے انڈین ملٹری ہسپتال جالندھر چھاؤنی میں فوراً پہنچا دیا۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار لفٹیننٹ سعید حسن شاہ۔ جالندھر چھاؤنی

نازی حکومت میں عیسائیت کا خاتمہ

(۱)

پچھلے چند سالوں سے یورپ میں عیسائیت کے ساتھ جو سلوک برتا جا رہا ہے۔ اس کے صحیح اور درست حالات تو جنگ کے بعد ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔ تاہم چند ایسے حقائق جو سنسر اور پراپیگنڈا کی دھندلی فضا میں سے ہم جیسے دور افتادہ ملک میں رہنے والوں تک پہنچ سکے ہیں۔ اور جن کی صحت اور صداقت پر حرف نہیں لایا جا سکتا۔ اس کا مختصر سا خاکہ قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

جرمنی کے آمر ہٹلر نے گزشتہ جنگ عظیم میں جرمنی کی شکست کی جہاں اور کئی وجوہات سمجھی ہیں۔ وہاں مذہب اور عیسائیت کو بھی من حیث الوجوہ گردانا ہے۔ اور اسی خیال کی بناء پر اس نے عیسائیت (خصوصاً رومن کیتھولک فرقہ کو) صفحۂ ہستی سے مٹانے کا بیڑہ اٹھایا۔ اور جرمن قوم کے دلوں میں ہر جائز و ناجائز طریقہ سے عیسائیت کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات ابھارنے کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ لیکن اصل مضمون شروع کرنے سے قبل اس امر کی وضاحت کر دینا ضروری ہے۔ کہ ہٹلر اپنے آپ کو عیسائیت کا دشمن نہیں کہتا۔ بلکہ وہ کہتا ہے۔ کہ انجیل میں تو صرف چند عقائد کی تعلیم ہے۔ اس نے کوئی شریعت تجویز نہیں کی لیکن اب کلیسیا لوگوں کے اعمال میں بھی دخل دینے لگ گیا ہے۔ اور اس طرح اس نے سیاسیات کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اس لئے حکومت مجبور ہے۔ کہ کلیسیا کو پھر اس کی حد پر لا کر کھڑا کر دے۔ اب بتایا جاتا ہے۔ کہ عہد ہٹلری میں مروجہ عیسائیت پر کیا گزری ہے:۔

۳۰ جنوری ۱۹۳۳ء کو آڈولف ہٹلر رائش کا چانسلر مقرر ہوا۔ اور اس کے ایک ماہ بعد رائش سٹیگ کو ان الفاظ میں خطاب کیا

"جرمن گورنمنٹ نے یہ ذمہ داری اٹھائی ہے کہ قوم کی سیاسی۔ اخلاقی۔ اور روحانی حالت کو درست کرے۔ اور ایسے حالات پیدا کرے کہ لوگ خود بخود صحیح مذہبی زندگی بسر کر سکیں" اس نے اپنی پارٹی کے بڑے بڑے اراکین روزن برگ۔ سٹریشر۔ روہم۔ ہملر۔ گوبلز اور گورنگ کے سامنے اپنے مافی الضمیر کی تشریح ان الفاظ میں کی۔

"تمام مذاہب خواہ وہ کسی نام سے موسوم ہوں۔ ایک ہی مقصد رکھتے ہیں۔ اور یہ تمام بے شک عیسائیت کی پیٹھ ٹھونکتے۔ لیکن میرا ارادہ متزلزل نہیں ہونے کا۔ میں عیسائیت کو جڑ سے اکھیڑ پھینکوں گا۔ اور خصوصاً جرمنی کے اندر فنا کر دوں گا۔ اس ارادہ کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے معاہدوں صلحناموں اور اقرار ناموں پر (ظاہری) دستخط کرنے پڑیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ وہ شخص اول درجہ کا احمق ہے۔ جو معاہدہ توڑتے ہوئے ہچکچاتا ہے۔ میں تو جرمن مفاد کی خاطر ہر معاہدہ پر دستخط کرنے کو تیار ہوں"

۶ اپریل ۱۹۳۳ء کو اس نے ایک اعلان مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا۔ جو راشننگ کی مشہور کتاب "صدائے ہٹلر" میں چھپ چکے ہیں۔ کہ:۔

"کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ عوام الناس پھر حقیقی عیسائیت کی طرف رجوع کر سکیں گے؟ حماقت! اب تو عیسائیت ایک فراموش شدہ داستان سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اب اس پر کون کان دھرتا ہے۔ ہمیں اپنا کام جلد ختم کرنا چاہیئے۔ پادریوں کو اپنی قبر خود کھودنے پر مجبور کر دو! ان کا عرصۂ حیات تنگ کر دو! چند ٹکوں اور روٹی کے ٹکڑوں کی خاطر وہ اپنے خدا کو دغا دینے سے بھی گریز نہیں کریں گے"

عیسائیت اور اس کے نام لیواؤں کی تباہی کی سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جو جو تجاویز اور کارروائیاں کی گئیں۔ اس کی کہانی بہت طویل ہے۔ خود ہٹلر کی زبانی اس سکیم کا مختصر سا نقشہ اسی کتاب میں یوں درج ہے

"یہ عیسائی خوب سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی دکھتی رگ کونسی ہے عنقریب ان کی موت کا گھنٹہ بجنے کو ہے۔ وہ مجھ سے بہتر سکتے ہیں بناوٹ کی اہمیت نہیں رکھتے لیکن اگر وہ مجھ سے انہیں بھی۔ تو میں انہیں قرون اولیٰ کے عیسائیوں کی طرح "شہید" بننے نہ دوں گا۔ آو ہم انہیں معمولی مجرموں کی طرح گرفتار کر کے ختم کر دیں۔ میں ان کے ریاکار چہروں سے معصومیت کی نقاب اتار پھینکوں گا۔ یا کم از کم انہیں اس قدر مضحکہ خیز اور نفرت انگیز مخلوق بنا دوں گا۔ کہ عوام انہیں خود تباہ کر دیں۔ عوام الناس سینما کے پردوں پر ان جیلی راہبوں اور مصنوعی دینداروں کے اندرونی حالات دیکھیں گے۔ اور ان کے سامنے ان کی خود پرستی، زر طلبی، دغا بازی اور بے معنی زندگی کے عریاں نقشے نظر آئیں گے جرمن قوم کا ہر فرد جان لے گا۔ کہ کس طرح ان مکار دزدوں نے ملک کا روپیہ اپنی نفسانی ضرورتوں پر خرچ کیا۔ اور کس طرح انہوں نے یہودیوں اور غیر ملکیوں کے پاس ملک اور قوم کو بیچ ڈالا۔ اور کس طرح وہ اخلاقی لحاظ سے بدترین مخلوق ہیں۔ ہم اس پراپیگنڈے کو اس قدر دلکش اور جاذب بنائیں گے۔ کہ ہر کوئی اس میں دلچسپی لینے لگ جائے گا۔ خصوصاً نوجوانوں اور نئی نسل کے دلوں میں ان کے خلاف نفرت و حقارت پیدا کر دوں گا۔ بوڑھے لوگ اگر پرانی لکیر کے فقیر رہے۔ تو مجھے پروا نہیں۔ عیسائیت کے درخت کی جڑیں اندر سے کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ بس اب ایک دھکے کی ضرورت ہے اور یہ زمین پر آ رہے گا" وغیرہ

اس کے بعد ہٹلر نے پے در پے پبلک میں دھواں دھار تقریریں کیں۔ اور صاف صاف الفاظ میں عیسائی پادریوں کے خلاف جرمنوں کے جذبات کو بھڑکایا۔ ایک مشہور تقریر کے الفاظ سنیئے:۔

"کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ ان منافق پادریوں کے دلوں میں ایمان کی کوئی رتی بھی باقی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ لوگ صرف اپنی تنخواہ اور عزت کی خاطر عہدے سنبھالے بیٹھے ہیں۔ اگر ہم انہیں سیدھے راہ پر چلا دیں۔ تو کیا یہی لوگ ہمارے خدا کا پراپیگنڈا نہ کریں گے۔ میں انہیں گارنٹی دیتا ہوں۔ کہ جس طرح انہوں نے ہیگل۔ ڈارون۔ گوئٹے اور سٹیفان جارج کو عیسائیت کے بتوں میں شامل کر لیا ہے۔ اسی طرح وہ ہمارے "سواستکا" کو بھی مقدس چیزوں میں شامل کر لیں گے جس طرح وہ اپنے نجات دہندہ یسوع کے خون کو مقدس سمجھتے ہیں۔ اسی طرح وہ ہماری قوم کے خون کو مقدس جاننے لگ جائیں گے۔ اور بائبل کی دعاؤں کی جگہ ہمارا قومی راگ گرجاؤں میں الاپیں گے" ہٹلر کے اس ارادے کی تکمیل کے لئے جرمن حکومت نے عیسائی نظم و نسق میں مختلف طریقوں سے مداخلت کرنی شروع کر دی۔ عیسائیوں کے "خیراتی کاموں" کی آزادی چھین لی گئی۔ عیسائی نوجوانوں کے تنظیمی اداروں کو توڑ کر "ہٹلر یوتھ" میں مدغم کر دیا۔ مذہبی پریس پر قبضہ ہو گیا۔ گرجوں اور بچوں کی تعلیمی کتابوں سے مذہبی حصہ حذف کر کے کورس تبدیل کر دیئے۔ مثلاً ۱۹۳۶ء میں ایک سکول کی کتاب میں مندرجہ ذیل الفاظ ہیں

"رحم اور پڑوسی کے حقوق کی نگہداشت کرنا جرمن نسل کی روایات کے خلاف ہے۔ اور یسوع کا "پہاڑی وعظ" احمقانہ اور بزدلانہ جذبہ کا اظہار ہے" اسی طرح ہٹلر نے "الفرڈ روزن برگ" کو رائش میں تعلیم و تربیت کا امیر بنا دیا۔ یہ شخص جرمنی کے قومی سوشلزم کا مشہور فلسفی سمجھا جاتا ہے عیسائیت کی مخالفت میں پیش پیش ہے۔ ان عملی اقدامات کو دیکھ کر گیارھواں پوپ پائیس اور اس کی وفات کے بعد بارھواں پوپ پائیس بہت سٹپٹائے۔ اور انہوں نے جرمنی کے اسقف اعلیٰ کی مدد سے ہٹلر کے بے رحم ہاتھوں سے عیسائیت کو بچانے کی از حد کوشش کی۔ کیونکہ اس وقت نہ صرف عیسائیت کے نام لیواؤں پر ہی ستم توڑے جا رہے تھے۔ بلکہ خود عیسائیت بھی معرض خطر میں پڑ گئی۔ لیکن باوجود اس کے کہ ہٹلر نے ان سے کئی ایک معاہدے اور وعدے کئے۔ لیکن اپنی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے ارادے سے نہ رہا۔ اسی سال کئی ایک عیسائی پادریوں کے خلاف بد اخلاقی کے الزام میں مقدمات دائر کئے گئے جن کا مفصل حال تو ایڈتھ روپر کی کتاب "انصاف کا ڈھاکہ" میں پڑھ لیجئے۔ ایڈتھ روپر ان چند ایک اخباری نمائندوں میں سے تھی جنہیں ان اخلاقی مقدمات کی عدالتوں میں رپورٹ لے کر شائع کرنے کی اجازت حاصل تھی۔ خود اس کے الفاظ ہیں۔

"تحقیقی کمیشن کے روبرو ایک ہزار سے زائد مقدمات پیش ہوئے۔ جو عیسائی پادریوں۔ راہبوں۔ راہبہ عورتوں۔ اور نرسوں کے خلاف شرمناک واقعات اور عریاں جذبات پر مشتمل تھے۔ ان عجیب و غریب قسم کے مقدمات کی تفصیلی کارگزاریوں کو مشتہر کرنے کے لئے حکومت کی پراپیگنڈا مشین حرکت میں آ گئی۔ عوام الناس کے سفلی جذبات کو انتہائی ڈگری تک برانگیختہ کر دیا گیا۔ اخباروں میں کئی کئی ہفتے قبل اشتہار شائع ہوتے رہے۔ کہ فلاں فلاں پادری کی اخلاقی زندگی کو بے نقاب کرنے کے لئے عنقریب مقدمے کی مفصل رپورٹ شائع کی جائیگی۔

جنیز اور اس کے پراپیگنڈا مشیروں نے پبلک کو ان مقدمات کے سننے کے لئے خوب شوق دلایا پھر ہر ایک مقدمہ کی تفصیلی کارگزاری اخباروں میں شائع ہوتی جس میں راہب مردوں۔ عورتوں اور پادریوں کی سیاہ کاریوں۔ خلاف تہذیب کارروائیوں خفیہ ریشہ دوانیوں کی داستانیں ہوتیں۔ عدالتوں کے دروازے ہر خاص و عام کے لئے کھول دیئے گئے۔ ان مقدمات سے متعلق بر سر عام بحث کی اجازت تھی۔ پادریوں کے خلاف نوخیز لڑکوں۔ لڑکیوں اور نابالغ بچوں کے سنسنی خیز بیانات سے اخباروں کے صفحے کے صفحے سیاہ ہو گئے۔ نہ صرف اس قدر ہی بلکہ گرجاؤں کے رہا بچوں۔ اندھوں اور گونگوں کے بیانات شائع ہوتے تھے۔ ان باتوں کا لازمی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ عوام الناس عیسائی پادریوں کو بدترین مخلوق سمجھنے لگ گئے۔ اور ان کے خلاف نفرت و حقارت کا عام جذبہ پیدا ہو گیا۔ اور پادری یا راہب کا لقب نہ صرف بے اثر ہی رہ گیا۔ بلکہ نہایت ہی مکروہ بھی۔

سنہ ۱۹۳۵ء میں پادریوں اور راہبوں کے خلاف بہت مظاہرے کئے گئے۔ جنوری سنہ ۱۹۳۵ء میں ڈاکٹر ولہم فرک نازی وزیر داخلہ نے علی الاعلان کہا۔ کہ "پبلک زندگی سے مذہبی اثر زائل کر دو"۔ اپریل میں یہ قانون جاری کیا گیا۔ کہ کوئی مذہبی روزانہ اخبار جاری نہ ہو۔ ہفتہ وار اور ماہوار رسائل و جرائد پر سنسر بٹھا دیئے گئے۔ عیسائیت کے خلاف موٹر لاریوں میں بیٹھ کر لاؤڈ سپیکروں سے نعرے بلند کئے جانے لگے۔ پادریوں اور راہبوں کے مضحکہ خیز کارٹون دیواروں پر نظر آنے لگے پادریوں پر سر بازار حملے کئے گئے۔ گوزنگ کے ایک حکم کی بنا پر سیاسی عیسائیت کے تمام مقدمہ جات نازی عدالتوں کے سپرد کر دیئے گئے بڑے بڑے پوسٹر چسپاں کئے گئے "نوجوان طبقہ جرمنی کے لئے ہے نہ کہ پادریوں کے لئے" اور یہودیوں اور پادریوں کو میخوں سے ٹھکا دو" وغیرہ خود ہٹلر نے طالب علموں کی ایک انجمن کے لیڈر سے ایک ملاقات کے دوران میں کہا "ہم صرف عیسائیوں کے بیسیوں فرقوں کے خلاف نہیں ہیں۔ بلکہ خود عیسائیت کے دشمن ہیں۔ وہ شخص جو اپنے آپ کا ملک کے باہر کسی سے رشتہ جوڑتا ہے وہ قومی غدار ہے۔ بلکہ ہر عیسائی خواہ وہ کتنا ہی دیانتداری سے قومی خدمت کرنے والا ہو دبایا چاہیئے" ہر روڈار وزیر تعلیم نے میونخ میں ایک تقریر کے دوران میں فخریہ انداز سے کہا "میری روح خوشی سے ناچنے لگتی ہے۔ جب میں آپ کو بتلاتا ہوں کہ بیس راہبانہ زندگی کے تربیتی کالج میری ایک قلم کی جنبش سے صفحہ ہستی سے نابود ہو گئے۔ لیکن یہ تو ابھی ابتدا ہے"۔ اسی طرح وزیر حکومت اڈلف ویگنر نے اپنے جذبات کا یوں اظہار کیا۔ "وہ دن قریب ہیں جب ہماری جنگ کمیونسٹوں یا مارکسٹوں سے نہ ہوگی بلکہ خود عیسائیت کے خلاف ہوگی اب دو ہی باتیں ہیں جرمن یا عیسائیت" ہٹلر یوتھ کا ایک گیت ہیم اوکنور کی شہرہ آفاق کتاب "ہٹلر کی یلغار گرجاؤں کے خلاف" میں موجود ہے۔ "یہ کالے لوگ سب دغا باز ہوتے ہیں۔ وہ کبھی ملک کی خاطر قربانی نہیں کر سکتے۔ یہ سب اول درجے کے جھوٹے ہیں۔ صرف دولت اور مذہب کی خاطر لڑ سکتے ہیں۔ آؤ ہم سب مل کر انہیں فنا کر دیں۔ اور ہرگز رحم نہ دکھائیں" مارچ سنہ ۱۹۳۷ء میں وزیر حکومت اڈلف ویگنر نے برملا کہا۔ "اب میری ضمیر اس امر پر صاف ہو گئی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ خود ہٹلر کا منشا یہی ہے۔ کہ رومن کیتھولک مذہب ہماری روزمرہ کی زندگی سے معدوم ہو جانا چاہیئے" آخر ہٹلر نے ۳۰ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء کو اپنی آمریت کی چھٹی سالگرہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "جمہوریت پسند ممالک نیشنل سوشلسٹ جرمنی کو بے دین حکومت ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ حالانکہ جرمنی میں کسی شخص کو "مذہب" کی وجہ سے دکھ نہیں دیا گیا۔ اور نہ آئندہ ایسا ہوگا۔ ہم تو صرف پادریوں کے جان لیوا ہیں۔ جو بجائے خدا کے خلیفہ بننے کے ہماری رائش (پارلیمنٹ) کے وارث بننے پر آمادہ ہیں۔ ہماری حکومت اور اس کے نظام کے راستے میں جو بھی روک بنے گا بے رحمی سے پیس ڈالا جائے گا"۔ الغرض جرمنی میں آہستہ آہستہ مگر غیر محسوس طریقہ سے عوام الناس کو پادریوں اور عیسائیت کے خلاف سخت متنفر کر دیا گیا ہے۔ نوجوانوں کی انجمن نے بڑے بڑے متقدر پادریوں کو سر بازار رسوا کیا۔ اور ان پر کئی بار حملے کئے۔ بشپ میرال اور روٹن برگ کارڈینیل فالہبر کارڈینیل انٹرز ڈوی آنا م جیسے بڑے بڑے اور مشہور لوگ چن چن کر ختم کر دیئے گئے۔ بڑے بڑے گرجاؤں کو خاک کا ڈھیر بنا دیا گیا۔ گرجاؤں کی مقدس اور تاریخی کتب اور یادگاریں جلا ڈالی گئیں۔ معابد اور ان کے متعلقوں پر ایسی قیود اور پابندیاں عائد کر دیں۔ کہ وہ خود بخود بند ہو گئے۔

خاکسار جنید ہاشمی بی۔ اے قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں سیرالیون (مغربی افریقہ) کے

ایک مقامی مبلغ کا عریضہ

الفا محمد ابراہیم ذکی نے جو مغربی افریقہ کے ایک مقامی مبلغ ہیں۔ اور جن کا ذکر جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ کی رپورٹوں میں اکثر آتا رہتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی خدمت میں ایک عریضہ بزبان عربی ارسال کیا ہے۔ جو معہ ترجمہ درج ذیل ہے (ایڈیٹر)

صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

حضرت سیدنا و مولانا امیر المومنین میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفۃ الثانی المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ احمد اللہ واشکرہ علی ما رزقنی معرفتک وجعلنی من اتباعک وخدامک وایم اللہ ان ھذا الفضل من اللہ الرحیم ورحمۃ من الرب الغفور الرحیم وانی دائما ادعو اللہ تعالیٰ الملک العلام لکی یرزقنی برویۃ وجہک الکریم فی الدنیا قبل یوم المشھود۔ لأن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انبانا بنزول المسیح الموعود ومھدی المھدی فی آخر الزمان و بشرنا أنہ یتزوج ویولد لہ وانی اعتقد ان اباک احمد ھو المسیح الموعود والمھدی الموعود وانت ولدہ الموعود وان کنت لم استطع برویۃ وجھک الکریم شخصیاً ولکن قلبی وروحی معکم دائما۔ ولذا ارسل لکم ھذہ المکتوبہ ان تدعوا اللہ لی ان یساعدنی علی التبشیر والوعظ وسلام منی علی جمیع الاحمدیین فی قادیان واطلب لی منھم حسن الدعاء والتوفیق والسلام خادمکم الفقیر الحقیر محمد ابراھیم ذکی مبلغ الاسلامی

بما نو توھون کنیما سیرالیون افریقیا ایھا السادات اعلمکم بانی ابو اثنان وثلاثون ولیس لی ولد ولا بنت ولذالک ارجو کم ان تدعو اللہ لی لکی یرزقنی ولد یرثنی فی عملی بحرمۃ اللہ ومسیحہ علیھما السلام

خادمکم محمد ذکی

ترجمہ

بحضور سیدنا و مولانا حضرت امیر المومنین میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز الخلیفہ المسیح ثانی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں خدائے بزرگ و برتر کی حمد و شکر بجا لاتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے حضور کی معرفت بخشی۔ اور مجھے حضور کے پیروؤں اور خدام میں سے بنایا۔ بخدا اللہ خدائے رحیم کا بڑا فضل اور اس کی بڑی رحمت ہے۔ میں اللہ تعالےٰ سے ہمیشہ دست بدعا ہوں۔ کہ مجھے دنیا میں حضور کے مبارک چہرہ کی زیارت کی توفیق بخشے۔ چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں مسیح موعود علیہ السلام اور مہدی معہود کی آخری زمانہ میں نزول کی خبر دیتے ہوئے بشارت دی تھی۔ کہ وہ شادی کرے گا۔ اور اس کے اولاد ہوگی۔ اور میں اعتقاد رکھتا ہوں۔ کہ حضور کے والد حضرت احمد علیہ السلام ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔ اور حضور آپ کے موعود فرزند ہیں۔ اگرچہ میں ظاہر طور پر آپ کے بابرکت چہرہ کی زیارت نہیں کر سکا۔ مگر میرا دل اور میری روح ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے اس لئے میں یہ خط اس درخواست کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ کہ حضور اللہ تعالےٰ سے دعا فرمائیں۔ کہ وہ مجھے تبلیغ اور وعظ کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میری طرف سے قادیان کے سب احمدیوں کو السلام علیکم عرض ہے۔ اور میں ان سے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ میری عمر اس وقت ۳۲ برس

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۶۱۷ منکہ سید ظہیر الحق ولد حاجی سید اصلاح الحق قوم سید پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن جمشید پور ڈاکخانہ خاص ضلع سنگھبوم صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ر فروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل کمپنی میں یومیہ اجرت پر ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمد چالیس اور پچاس روپے کے درمیان ہے۔ مَیں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ جو کہ میں ماہ بماہ ادا کر دیا کرونگا۔ اسکے علاوہ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اسکے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد سید ظہیر الحق احمدی بقلم خود ۳۱۲ آر۔ ایچ۔ ون کرماسلوپ جمشید پور گواہ شد۔ بشیر احمد چغتائی سیکرٹری وصایا جمشید پور گواہ شد۔ عبد القدیر ۳۲ کالندی کوچہ جمشید پور

نمبر ۶۶۸۷ منکہ قائم الدین ولد اللہ جوایا صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد پانچ گھماؤں زمین چاہی بارانی ہے۔ جس کی قیمت اندازہ -/۲۰۰۰ روپے ہے۔ اور ایک مکان خام قیمتی یکصد روپیہ اور مال مویشی قیمتی دو صد روپیہ۔ اس کل جائیداد قیمتی -/۲۳۰۰ روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میری وفات کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد نشان انگوٹھا قائم الدین موصی سکنہ بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ گواہ شد۔ نشان انگوٹھا فضلدین برادر موصی سکنہ بھینی بانگر ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ گواہ شد:۔ محمد الدین سکنہ بھینی بانگر ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور۔

نمبر ۶۶۸۸ منکہ فضلدین ولد اللہ جوایا قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی بانگر ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد پانچ گھماؤں زمین چاہی و بارانی ہے۔ قیمتی -/۲۰۰۰ روپیہ۔ ایک مکان خام واقع موضع بھینی بانگر قیمتی یکصد روپیہ۔ اس کل جائیداد قیمتی -/۲۱۰۰ روپے کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۴۵ روپے ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز اگر میری وفات کے بعد میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد نشان انگوٹھا فضلدین سپاہی ۱۹۳۶ کمپنی ۳۰۷ فیلڈ پارک آئی۔ ای معرفت انڈین سیکشن۔ بیس پوسٹل ڈپو۔ کولمبو سیلون۔ لنکا۔ گواہ شد۔ نشان انگوٹھا قائم الدین برادر موصی سکنہ بھینی بانگر ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور گواہ شد۔ محمد الدین سکنہ بھینی بانگر ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور۔

نمبر ۶۶۹۴ منکہ عبد الرحمن خاں ولد حافظ ملک محمد صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر اکتالیس سال سات ماہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ر ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ ماہانہ تنخواہ پر ہے جو کہ مبلغ پچیس روپے ماہوار بذریعہ خانگی ملازمت مجھے ملتے ہیں۔ اسکے علاوہ ایک روپیہ سینکڑہ کمیشن دوکان کی فروخت پر ملتا ہے۔ جو کبھی پانچ کبھی چھ روپیہ تک ہو جاتا ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی آمدنی کا دسواں حصہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اگر بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد:۔ عبد الرحمن خان بقلم خود۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد احمد۔ گواہ شد:۔ احسان علی عفی عنہ قادیان

نمبر ۶۶۹۷ منکہ آمنہ بیگم زوجہ چوہدری اللہ رکھا صاحب قوم جٹ ساہی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۲۴ء ساکن ڈسکہ کلاں ڈاک خانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ر ۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرے زیورات میرے خاوند مذکور نے فروخت کر دیے تھے۔ جن کی قیمت اندازاً مبلغ تین صد روپیہ تھی وہ میرے خاوند کے ذمہ ہے اور مہر مبلغ بتیس ۳۲ روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ مبلغ -/۳۳۰ روپے کا ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتی ہوں۔ مبلغ دس ۱۰ روپے حصہ وصیت میں سے ادا کرتی ہوں۔ باقی انشاء اللہ اپنی زندگی میں ادا کر دونگی۔ اسکے علاوہ فی الحال میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا آمنہ بیگم گواہ شد شکر اللہ مدرس مدرسہ احمدیہ تحریک جدید ڈسکہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۳ر جون - کل نیسرے پیرکرسک کے علاقہ میں ۵۰۰ جرمنی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ لیکن روسیوں نے ان کا شدید مقابلہ کیا۔ اس جھڑپ میں ۱۲۳ جرمن ہوائی جہاز برباد ہو گئے۔ اور ۳۰ روسی ہوائی جہاز کام آئے۔ منگل کی رات کو سمولنسک کے علاقہ میں روسیوں نے ہوائی حملہ کر کے دشمن کو کافی نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۳ر جون - رائٹر کے خاص نامہ نگار نے ماسکو سے اطلاع دی ہے۔ کہ مئی کے مہینے میں جرمنوں نے روسی محاذ پر جنگ کی جو تیاری کی تھی۔ روس کے پے در پے ہوائی حملوں نے اسے بالکل ناکام بنا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جرمن اپنی سکیم کے مطابق جنگ شروع نہ کر سکے۔ اس وقت فریقین ہوائی پلڑا بھاری کرنے کی کوشش میں ہیں۔

لنڈن ۳ر جون - امریکن اڑن قلعے بلجیم۔ فرانس اور اٹلی میں دشمن کے اہم اڈوں پر بدستور بمباری کرتے رہے۔

لنڈن ۳ر جون - ٹیونیشیا کی جنگ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ اطالوی فوجیں بھاگتے وقت ۵۹۸ ہوائی جہاز چھوڑ گئی تھیں جو اب اتحادیوں کے کام آ رہے ہیں۔

لنڈن ۳ر جون - ہاؤس آف لارڈز کے لیڈر نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ سکندریہ کا فرانسیسی بیڑا اپنی مرضی سے ہمارے ساتھ شامل ہو گیا ہے۔ یہ پراپیگنڈا بالکل غلط ہے کہ فرانسیسی بیڑے کے ملاحوں کو بھوکا رکھ کر اپنے ساتھ ملانے پر مجبور کیا گیا۔

چنگنگ ۳ر جون - چینیوں نے چنگنگ کی طرف بڑھنے والی جاپانی فوج کو تتر بتر کر دیا ہے یانگسی کے مورچے پر چینیوں کو کچھ اور کامیابیاں ہوئی ہیں۔ کئی جاپانی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان کامیابیوں کی وجہ سے اب جاپان کے اہم اڈے ای چانگ کیلئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ اڈہ چنگنگ سے ساڑھے تین سو میل کے فاصلے پر واقعہ ہے۔

لنڈن ۳ر جون - آٹو کے علاقہ میں اس وقت تک ڈیڑھ ہزار جاپانی موت کے گھاٹ اتارے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۳ر جون - امریکی فوجوں نے کسکا کے ایک اہم جاپانی اڈے پر شدید ہوائی حملہ کیا۔

چنگنگ ۴ر جون - یانگسی کے مورچے پر چینیوں کو کچھ اور کامیابیاں ہوئی ہیں۔ جن کی وجہ سے جاپان کی مقبوضہ دو اہم چھاؤنیاں خطرے کی زد میں آ گئی ہیں۔

لنڈن ۳ر جون - انگریزی ہوائی جہازوں نے سارڈینیا کے مختلف علاقوں میں بمباری کی اور دشمن کو کافی نقصان پہنچایا۔ ایجین سمندر میں دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کر کے دو جہاز ڈبو دیا۔ ہمارے سب ہوائی جہاز صحیح سلامت واپس آ گئے۔

لنڈن ۳ر جون - آج الجیریا میں جنرل ڈیگال سے شمالی افریقہ کے اتحادی کمانڈر انچیف جنرل آئزن ہوور نے ملاقات کی۔

لنڈن ۳ر جون - ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کوبان کے علاقہ میں جرمنوں نے کئی ہوائی حملے کئے۔ اور ہر حملے میں سو سے زیادہ طیارے حصہ لیتے رہے۔ لیکن روسی طیاروں کی سخت مزاحمت نے ان سب کو ناکام بنا دیا۔ اور بہت معمولی نقصان ہوا۔ لینن گراڈ کے علاقہ میں جرمن کچھ آگے بڑھنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ لیکن روسیوں نے جوابی حملہ کر کے انہیں پھر واپس جانے پر مجبور کر دیا۔

نئی دہلی ۳ر جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ کے انڈسٹریل و سول سپلائی ڈیپارٹمنٹ اور کپڑے کی ملوں کے مالکان کے درمیان کپڑے کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کے سوال پر جو گفتگو ہو رہی تھی۔ وہ بخیر و خوبی ختم ہو گئی ہے اور ملوں کے مالکان سے اس سلسلے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

نئی دہلی ۳ر جون - حکومت ہند نے تیل نکالنے والے بیجوں کے سٹہ کی ممانعت کا حکم جاری کر کے قرار دیا ہے۔ کہ مونگ پھلی۔ السی۔ سرسوں اور تورئیے کے تمام ایسے سودے کو جن کا ۳۱ر مئی کو بھگتان نہیں ہوا تھا۔ اسی رخ پر چکائے جائینگے جو ۳۱ر مئی کی شام کو تھا۔

چٹاگانگ ۲ر جون - وزیر صحت بنگال نے اخباری نمایندوں سے ملاقات میں کہا کہ چٹاگانگ میں خوراک کی کمی ہے۔ کاکس بازار میں تو حالت بہت ہی خراب ہے۔ میونسپل رقبہ میں راشن سسٹم شروع کر دیا گیا ہے۔ ملیریا پھیلا ہوا ہے مگر کونین نہ ملنے کے باعث سخت تکلیف ہے۔ گورنمنٹ چاول کی جگہ دیہات میں گندم کی بہم رسانی کا تجربہ کر رہی ہے۔

بمبئی ۲ر جون - ہندوستان بھر کی کپڑے کی ملوں کے نمایندوں کی جو کانفرنس ہوئی۔ اس نے ایک بیان جاری کیا ہے کہ کپڑے کی قیمتیں اگر بڑھ گئی ہیں۔ تو الزام ملوں کے مالکوں کو نہیں دیا جا سکتا غلطی حکومت کی ہے۔ کیونکہ حکومت نے ۱۹۴۲ء میں ایک ارب گز کپڑا باہر بھیجنے کی اجازت دی اس کے علاوہ کپڑے کی ایک بھاری مقدار فوجوں کے لئے مہیا کی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کے شہریوں کے لئے صرف ایک ارب اسی کروڑ گز کپڑا رہ گیا۔ خوش قسمتی سے ۱۹۴۳ء میں صورت حالات تبدیل ہو گئی۔ امسال ۴۸۰۰ ملین گز کپڑا تیار کیا گیا ہے۔ جو ۱۹۴۲ء کے مقابلہ میں دو چند ہے۔ گذشتہ سال تقریباً ۱۷۵ ملین سٹینڈرڈ کلاتھ تیار کیا گیا تھا جس کا ایک بڑا حصہ گورنمنٹ کے گوداموں میں پڑا ہوا ہے۔ اور اس کی تقسیم کیلئے سنٹرل گورنمنٹ کی ہدایات کا انتظار ہو رہا ہے۔

کٹک ۲ر جون - ضلع گنجم میں گذشتہ طوفان سے ۲۳۶ اشخاص ہلاک ہوئے۔ جن مکانوں کو نقصان پہنچا۔ ان کی تعداد ۳۲۴۸۲ ہے۔ اڑیسہ گورنمنٹ نے طوفان زدوں کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ لوگوں کے سبزی جنگل پر گذارہ کرنے کی افواہیں بالکل غلط ہیں۔

ورجینیا ۲ر جون - امریکہ کے وزیر زراعت نے ایک تقریر براڈ کاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کی دو ارب آبادی کے دو تہائی حصہ کی آمدنی اتنی بھی نہیں کہ وہ اپنے جسم اور روح کا تعلق قائم رکھ سکیں باقی ایک تہائی ان کی محنت سے کھاتے ہیں۔ کسی ملک میں بھی لوگوں کے پاس کافی کھانے کو نہیں بعض ممالک میں قحط اور فاقہ کشی کے باعث لوگوں کو موت کا سامنا ہے۔

لنڈن ۳ر جون - آج پارلیمنٹ میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے بتایا کہ ہندوستان میں امسال گندم کی پیداوار بکثرت ہوئی ہے۔ لیکن ناجائز منافع بازی اور گندم کے ذخیروں کو جمع کر لینے کی ذہنیت نے بہت مشکلات پیدا کر دیں۔ بنگال میں چاول کی قیمت جنگ سے پہلے کی نسبت آٹھ گنا بڑھ گئی ہے۔ گورنمنٹ اس امر کا پورا انتظام کر رہی ہے کہ جن علاقوں میں گندم ضرورت سے زیادہ ہے وہاں سے دوسرے علاقوں میں اسے بھیج دیا جائے۔

واشنگٹن ۳ر جون - ایک سرکاری رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ شمالی افریقہ کی فتح کے سلسلے میں ہندوستان نے نہایت قابل قدر مدد دی ہے۔ اڑھائی سال تک اس علاقہ میں ہندوستان اسقدر سامانِ جنگ بھیجتا رہا۔ کہ وہ ایک ہزار ایکڑ سے بھی زیادہ رقبہ میں سما سکتا ہے۔

روم ۳ر جون - پوپ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج جو قومیں محض قومیت کی وجہ سے مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ان سے مجھے پوری ہمدردی ہے۔ اور میں نے ان کی مدد کرنے کی ہر امکانی کوشش کی ہے۔

لنڈن ۳ر جون - اٹلی کی نیوز ایجنسی نے بتایا ہے کہ گذشتہ دنوں انگریزی طیاروں نے نیپلز پر جو حملہ کیا تھا۔ وہ اتنا زبردست تھا کہ ۲۶۰ گھنٹوں تک لوگوں کو پناہ گاہوں میں مقیم رہنا پڑا۔ اور دو سو دفعہ خطرے کا الارم ہوا۔

نئی دہلی ۳ر جون - گورنمنٹ آف انڈیا نے کپڑے کی ملوں کو ایک ارب گز سٹینڈرڈ کلاتھ تیار کرنے کا آرڈر دیا ہے۔

لاہور ۳ر جون - میجر خضر حیات خانصاحب وزیر اعظم پنجاب نے "سول" میں ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ مسٹر جناح اور سر سکندر حیات مرحوم کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ وہ اب بھی قائم ہے اور اس پر پورا عمل ہو رہا ہے۔ میں نے اور میرے رفقاء نے اس سمجھوتہ کی ہمیشہ قدر کی ہے۔ اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

لنڈن ۴ر جون - فرانس کے قومی اتحاد کا بھانڈا پھوڑ رکھا گیا ہے۔ الجیریا میں ایک فرانسیسی نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی قائم ہو گئی ہے۔ جو فرانس کے ان تمام علاقوں کا انتظام کرے گی جو دشمن کی گورنمنٹ سے باہر ہیں۔ جنرل ڈیگال اور جنرل ...

ؤی۔ پی ارسال کر دئے گئے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

(مینیجر)

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر ... غلام نبی